ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNALOFAPPLIEDLINGUISTICSANDTESOL

Vol.9.No.1.2026

بچے کی رسمی تعلیم کے آغاز کی عمر: اسلامی تعلیمات اور جدید تحقیقات کی روشنی میں ایک جائزہ

(Beginning Age of Formal Education of a Child: An Analysis in the Light of Islamic Teachings and Modern Researches)

ڈاکٹر مقبول حسن

(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ بحریہ یونیورسٹی کراچی کیمپس)

maqboolhassan.bukc@bahria.edu.pk

عبدالسمیع

(ایم ایس اسکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ بحریہ یونیورسٹی کراچی کیمپس)

alhashaikh4578@gmail.com

سعدیہ مقبول

(بی ایڈ اسکالر، شعبہ تعلیم اقرءیونیورسٹی گلشن کیمپس کراچی)

saadiamqbl@gmail.com

Abstract

This study explores the appropriate age for initiating formal education in children by analyzing both Islamic teachings and contemporary educational psychological studies. It draws upon Qur'anic guidance, Hadith traditions, and the practices of early Muslim educators, aligning them with modern developmental theories such as those by Piaget and Erikson. Islamic sources suggest the age of seven as a key milestone, as seen in the Prophet Muhammad's (PBUH) directive to begin instructing children in prayer at that age, implying a stage of cognitive and moral maturity. Modern research similarly emphasizes the importance of developmental readiness before introducing structured learning. The paper argues that beginning formal education around six to seven years supports both intellectual growth and emotional well-being, while starting earlier may have adverse effects, especially in socio-religious contexts. The study advocates for policy reforms in Muslim societies to delay the onset of formal academic pressure and instead emphasize holistic, age-appropriate learning rooted in Islamic ethics and supported by scientific evidence.

Keywords: *Islamic Education, Child Development, Formal Schooling Age, Educational Psychology, Islamic Pedagogy*

تعارف

مطالعہ کا پس منظر

بچوں کی رسمی تعلیم کا آغاز کب کیا جائے؟ یہ سوال محض ایک تعلیمی مسئلہ ہی نہیں ہے، بل کہ ایسا سوال ہے جو ترقیاتی نفسیات، سماجی پالیسی، اور مسلم اکثریتی سیاق وسباق میں اسلامی تعلیمی فلسفہ سے جڑا ہوا ہے۔ بہت سے ممالک میں، لازمی اسکول کی عمریں مختلف ہوتی ہیں، کچھ 5 سال کی عمر سے شروع ہوتی ہیں جب کہ دوسروں کی 6 یا 7 سال کی عمر سے، اور اکثر اس بات پر گہرا غور کیے بغیر کہ آیا یہ عمریں بچوں کی بہترین تیاری کے مطابق ہیں۔ یا نہیں۔ پاکستان میں، ابتدائی بچپن کی تعلیم، پری اسکول پروگرام، اور ابتدائی اسکول میں منتقلی پر بحث جاری ہے۔

بچوں کی نشوونما کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر کے ساتھ تعلیمی پالیسی کو ہم آہنگ کرنا، علمی، سماجی اور جذباتی نشوونما کے بارے میں جدید تحقیق پر بھی توجہ دینا، مسلم

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

معاشروں کے لیے، ایک دوہری تشویش ہے۔ جبکہ عملی تجربات وتحقیقات اور مذہبی بنیادوں پر مبنی فریم ورک کی ضرورت ہے جو والدین، ماہرین تعلیم، اور پالیسی سازوں کے لیے اسکول کی مثالی ابتدائی عمر کا فیصلہ کرنے میں رہنمائی کر سکے۔

مطالعے کی اہمیت

اسکول میں داخلے کے لیے مناسب عمر کا انتخاب بہت اہمیت کا حامل ہے جو بچوں کی تعلیمی رفتار برقرار رکھنے، سماجی حیثیت، اور جذباتی بہبود پر اثر انداز ہوتا ہے، اس لیے یہ بہت اہم ہے کہ ابتدائی طور پر بچوں کو کس طرح منظم انداز سے تعلیم اور رسمی نظم وضبط سے متعارف کرایا جائے؟ رسمی تعلیم کا بہت جلد شروع کرنا بچے کو غیر ضروری تناؤ کا شکار کر سکتا ہے۔ اور بہت زیادہ تاخیر، سیکھنے اور سماجی تعامل کے لیے اہم مواقع کو ضائع کر سکتی ہے۔ اسلامی سیاق وسباق میں، اس انتخاب کے روحانی اور اخلاقی اثرات بھی ہوتے ہیں۔ یہ مطالعہ جو اسلامی تعلیمات اور موجودہ تجرباتی نتائج پر مشتمل ہے، داخلے کے عمر کے فیصلوں کے لیے ایک جامع فریم ورک پیش کرتا ہے۔

یونیسکو اور یونیسیف جیسے بین الاقوامی ادارے ابتدائی بچپن کی تعلیم کے حامی ہیں، پھر بھی تیاری اور معیار پر زور دیتے ہیں۔ پاکستان میں، اسکول شروع ہونے کی عمر، پری پرائمری نصاب میں توسیع، اور غیر رسمی بمقابلہ رسمی تعلیم کے بارے میں پالیسی بحثیں اس موضوع سے مطابقت رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ، خاص طور پر مسلمان اساتذہ اور والدین اکثر تعلیمی عمل کے لیے مذہبی راہ نمائی کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ اسلامی نظریات اور جدید سائنس کے امتزاج پر مشتمل ایک علمی وتحقیقی مطالعہ ہی نصاب سازوں، حکومتی پالیسی سازوں اور والدین کو اس انتخاب کے بارے آگاہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ تحقیق

عالمی سطح پر یا پاکستان میں ابتدائی بچپن کی تعلیم پر خاصی توجہ کے باوجود، بچوں کو باضابطہ اسکول میں داخل کرنے کی زیادہ سے زیادہ عمر کے بارے کوئی اتفاق رائے نہیں ہے۔ مسلم تعلیمی حلقوں میں، یہ سوال ان مربوط مطالعات کی کمی کی وجہ سے مزید پیچیدہ ہو گیا ہے جو کلاسیکی اسلامی تعلیم اور جدید ترقیاتی سائنس دونوں کو حل کر سکتے ہیں۔ یہ فرق اساتذہ اور خاندانوں کو عملی تجرباتی ثبوت یا اصولوں کی بجائے محض روایت یا سہولت کے مطابق فیصلے کرنے پر چھوڑ دیتا ہے۔

تحقیقی سوالات

زیرِ نظر مطالعہ میں حسبِ ذیل سوالات کو بنیاد بنایا گیا ہے؛

1- اسلامی تعلیمات رسمی تعلیم کی شروعات کے لیے مناسب عمر کے بارے میں کیا راہ نمائی دیتی ہیں؟

2- جدید تحقیقات اسکول میں داخلے کی عمر کے بارے میں کیا تجویز کرتی ہیں؟

3- اسلامی اور جدید نقطہ نظر کہاں کا اس سلسلے میں کہاں تک اتفاق اور اختلاف ہے؟

4- انضمامی تجزیہ کی بنیاد پر پاکستان میں رسمی تعلیم کے لیے کون سی عمر بہترین ہو سکتی ہے اور عمر کی ایسی سفارشات کو نافذ کرنے کے لیے کون سی پالیسی اور تعلیمی اصلاحات کی ضرورت ہے؟

مطالعہ کے مقاصد

زیر نظر تحقیق میں محولہ بالا سوالاتِ تحقیق کی راہ نمائی میں مندرجہ ذیل مقاصد کے حصول کی کوشش کی گئی ہے۔

1- ابتدائی بچپن کی تعلیم اور رسمی اسکول کی عمر کے بارے میں بنیادی اسلامی نقطہ نظر کو تلاش کرنا۔

2- اسکول کی ابتدائی عمر کے بارے میں جدید تحقیق سے حاصل کردہ نتائج کا تجزیہ کرنا۔

3- اسلامی اور جدید نقطہ نظر کا موازنہ اور ان کے برعکس، ہم آہنگی اور انحراف کے نکات تلاش کرنا۔

4- ایک مربوط، سیاق وسباق کے لحاظ سے والدین، اسکولوں اور حکومت کے لیے پالیسی اور تدریسی سفارشات تیار کرنا۔

تحقیقی طریقہ کار

اس تحقیق میں معیاری اور تقابلی اپروچ اپنائی گئی ہے۔اور بنیادی ماخذ، قرآن، حدیث، تعلیم اور بچوں کی پرورش پر کلاسیکی علماء کے کام اسی طرح ثانوی ذرائع میں سے جدید تحقیقی مضامین، ترقیاتی نفسیات اور تعلیم پر مبنی مواد کا تجزیہ اور اسلامی اور تجرباتی نقطہ نظر کا منظم تقابلی تجزیہ اور موازنہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں سیاق وسباق سفارشات کے لیے عمر کی حدود اور پالیسی اقدامات تجویز کرنے کے لیے پاکستان کو کیس اسٹڈی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

بنیادی ذرائع

انسانی ترقی سے متعلق قرآنی اصول، احادیث نبوی (حدیث)، کلاسیکی اسلامی اسکالرشپ، خاص طور پر الغزالی اور ابن خلدون۔

ثانوی ذرائع

ترقیاتی نفسیات کا ادب، عصری بچوں کی تحقیق اور بین الاقوامی تعلیمی پالیسی دستاویزات۔

تجزیاتی فریم ورک

اس مطالعہ میں اسلامی تعلیم اور جدید نفسیات کے اندر بار بار چلنے والے اصولوں کی شناخت کے لیے موضوعاتی تجزیہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ اوراس کے بعد اس میں ہم آہنگی اور اختلاف کے پہلوؤں کی نشاندہی کرنے کے لیے تقابلی تجزیہ کیا گیا ہے۔

تصوراتی فریم ورک کی وضاحت

رسمی تعلیم:

رسمی تعلیم سے مراد ادارہ جاتی ترتیب کے تحت فراہم کی جانے والی منظم، نصاب پر مبنی ہدایات ہیں، جن کی خصوصیات میں طے شدہ نظام الاوقات، سیکھنے کے متعین نتائج، تشخیص کے طریقہ کار، اور تعلیمی نظم وضبط شامل ہیں۔اس کے برعکس، غیر رسمی تعلیم میں اخلاقی تربیت، مشاہداتی تعلیم، کھیل پر مبنی تجربات، اور خاندان کی بنیاد پر پرورش شامل ہیں۔

اسلامی تعلیمی فلسفہ تاریخی طور پر اس بات پر زور دیتا ہے کہ تربیہ تعلم سے پہلے ہے (الغزالی، 1998)۔ اس طرح، رسمی تعلیم کے ابتدائی دور کو سمجھنے کے لیے اخلاقی، سماجی تشکیل اور تعلیمی ڈھانچہ کے درمیان فرق کرنے کی ضرورت ہے۔

قرآنی تمثیل میں انسانی ترقی

قرآن مجید میں بار بار انسانی زندگی میں بتدریج ترقی پر روشنی ڈالی گئی ہے، مثلاً :

"اللہ نے تمہیں کمزوری میں پیدا کیا، پھر کمزوری کے بعد طاقت دی..." (قرآن 54: 30)

یہ آیت ترقی کی رفتار کی عکاسی کرتی ہے۔ اگرچہ قرآن نے اسکول کی عمر کا تعین نہیں کیا ہے، لیکن یہ تدریجی ذمہ داری (تدررج)، صلاحیت پر مبنی احتساب، اور پختگی کی پہچان (بلغ اور رشد) پر زور دیتا ہے اور تعلیمی طور پر، یہ یکساں مسلط کرنے کی بجائے علمی اور جذباتی تیاری کے لیے حساسیت کا مشورہ دیتا ہے۔

پیغمبرانہ رہنمائی اور تعلیمی تدریج

ایک مشہور حدیثِ رسول ہے کہ؛

"اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو"۔ (سنن ابی داؤد)

یہ روایت تدریسی لحاظ سے اہم ہے۔ جو سات سے پہلے کی پرورش اور سات کے بعد کی ذمہ داری کے درمیان فرق کو واضح کرتی ہے۔ اور اس ہدایت کا مطلب سختی نہیں ہے بلکہ تدریج ہے۔ یہ ترقی پسند اخلاقی تربیت کے وسیع تر پیغمبرانہ طریقہ کار سے مطابقت رکھتی ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اسلام میں تعلیم کا تصور

اسلام میں تعلیم محض علم کا حصول ہی لازم نہیں ہے بل کہ فرد کی ہمہ گیر ترقی بھی مطلوب ہے جس میں فکری، روحانی، اخلاقی اور معاشرتی جہات شامل ہیں۔ قرآن غور و فکر، سیکھنے اور سچائی کی جستجو کا حکم دیتا ہے جہاں پہلی وحی خواندگی اور علم پر مبنی ترقی کی بنیاد رکھتی ہے (القرآن، سورۃ العلق (1 -5)۔

نبی کریم ﷺ نے بچپن ہی سے سیکھنے پر زور دیا۔ آپ ﷺ کی ہدایت، "علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے" (ابن ماجہ)، عمر بھر سیکھنے کے عمل کی عکاسی کرتا ہے جو چھوٹی عمر میں شروع ہوتا ہے، اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ رسمی جدید اسکولنگ کے معنی میں ہی ہو۔

اسلام میں تعلیم کا مقصد

اسلام کا تعلیمی ہدف 'تربیہ' ہے، جو ایک جامع تصور ہے جس میں بچے کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی نشوونما شامل ہے۔ یہ سیکولر تعلیم سے مختلف ہے جو بنیادی طور پر مہارت یا ہنر پر مرکوز ہے۔ اسلامی تعلیم، علم کو ادب (نظم و اخلاق) اور اخلاق (کردار) کے ساتھ مربوط کرتی ہے۔ امام الغزالی جیسے کلاسیکی اسکالرز نے تعلیم کے لیے بچوں پر مبنی نقطہ نظر کی دلیل دی، جس کا آغاز اخلاقی ترقی سے ہوا اور آہستہ آہستہ رسمی تعلیم کو متعارف کرایا گیا۔ آپ نے سخت یا قبل از وقت ہدایات کی حوصلہ شکنی کی جو بچے کے فطری مزاج کو نقصان پہنچا سکتی ہے (الغزالی، 1998)۔

بچپن کی تعلیم پر کلاسیکی اسلامی اسکالرشپ کا مؤقف

الغزالی

الغزالی (1998) نے ابتدائی اخلاقی آبیاری پر زور دیا۔ آپ نے بچے کے دل کا موازنہ ایک خالی گولی سے کیا، جو مثبت یا منفی نقوش کے لیے حساس ہے۔ تاہم، آپ نے تیاری سے پہلے سخت نظم و ضبط کے خلاف خبردار کیا۔ ان کے مطابق؛

---ابتدائی سالوں میں کردار کی تشکیل پر توجہ دینی چاہیے۔

---فکری تربیت ذہنی استعداد کے مطابق ہونی چاہیے۔

---ضرورت سے زیادہ شدت / سختی حوصلہ کو نقصان پہنچاتی ہے۔

ابن خلدون

ابن خلدون (1967) نے کچھ روایتی اسکولوں میں رائج ابتدائی تدریسی طریقوں پر تنقید کی۔ آپ نے دلیل دی کہ ضرورت سے زیادہ سختی فکری تجسس کو کمزور کرتا ہے، خوف پر مبنی سیکھنے کو بڑھاتا ہے، اور تخلیقی صلاحیتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ آپ نے علم کو سادہ تصورات سے شروع کرتے ہوئے بتدریج آگے بڑھنے کی وکالت کی۔

اسلامی تعلیم میں ترقی کے مراحل

اسلامی اسکالرز نے علمی اور جذباتی نشوونما کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہوئے تعلیم کے لیے ایک مرحلہ وار انداز اپنایا مثلاً؛

رسمی تعلیم سے پہلے غیر رسمی سیکھنے کی تجویز - عمر 0-7 (کھیل اور مشاہدہ):

ابتدائی بچپن کو کھیل، تقلید، اور جذباتی بندھن کے مرحلے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مبینہ طور پر فرمایا: "ان کے ساتھ سات سال کھیلو، سات سال تک ان کو سکھاؤ، اور سات سال تک ان سے دوستی کرو" (ابو نعیم اصفہانی)۔

عمر 7-14 (نظم و تربیت):

اس مرحلے میں رسمی ہدایات شامل ہیں، بشمول نماز، آداب، اور خواندگی۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا حکم؛ "اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز کی تلقین کریں..." (سنن ابی داؤد)، منظم مذہبی ذمہ داریوں کے لیے تیاری اور توسیعی طور پر، تعلیمی تربیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

عمر 14+ (پختگی اور ذمہ داری):

آخری مرحلے میں راہنمائی، استدلال، اور نوجوانوں کو آزادانہ سوچ اور سماجی ذمہ داری کے لیے تیار کرنا شامل ہے۔

یہ سہ فریقی ماڈل جدید تعلیمی نفسیات کے تناظر میں تدریسی طریقوں کو ترقی کے سنگ میل کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی سفارش کرتا ہے۔

ابتدائی اسلامی تعلیم میں تاریخی طرز عمل

تاریخی طور پر، مکتب اور مدارس نے رسمی تعلیم شروع کرنے کے لیے ایک مقررہ عمر نافذ نہیں کی۔ آغاز عام طور پر لچکدار تھا، اکثر بچے کی پختگی اور تیاری کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم سے پہلے حفظ اور کردار کی تربیت پر زور دیا گیا۔ کچھ معاملات میں، قرآن حفظ کرنا 7 سال کی عمر سے پہلے شروع ہوا، لیکن دیگر رسمی علوم بعد میں شروع ہوئے (جارج مکدیسی، 1981)۔

ابن خلدون (1967) جیسے اسکالرز نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ابتدائی دباؤ یا جبری حفظ کرنا "بچے کے دل کو سخت" کر سکتا ہے، اس طرح قبل از وقت رسمی اسکولنگ کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

جدید تعلیمی نفسیات اور اسکول کی ابتدائی عمر

جدید تعلیمی نفسیات بچوں کے باقاعدہ اسکول میں داخل ہونے سے پہلے ترقیاتی تیاری پر زور دیتی ہے۔ جین پائی جیٹ ،لیو ویگوٹسکی، اور ایرک ایرکسن جیسے ممتاز نظریہ نگاروں نے علمی، سماجی، اور جذباتی نشوونما کے ان مراحل کی نشاندہی کی ہے جو رسمی تعلیمی ماحول سے فائدہ اٹھانے کے لیے بچے کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں۔ جین پلیجیٹ (1952) کا علمی نشوونما کا نظریہ اس بات کا خاکہ پیش کرتا ہے کہ 2-7 سال کی عمر کے بچے ابتدائی مرحلے میں ہیں، جہاں علامتی سوچ ترقی کر رہی ہوتی ہے لیکن منطقی استدلال ابھی تک محدود ہوتا ہے۔

وائی گوٹسکی (1978) نے ابتدائی سالوں کے دوران رہنمائی سیکھنے اور سماجی تعامل کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے Proximal Development کا زون متعارف کروایا ،لیکن قبل از وقت تعلیمی دباؤ کے خلاف بھی خبردار کیا۔

ایرکسن (1950) کے نفسیاتی مراحل بتاتے ہیں کہ 4-6 سال کی عمر کے درمیان، بچے ترقی کر رہے ہیں۔ اگر تعلیمی طور پر بہت جلد دباؤ ڈالا جائے تو وہ جرم یا کم خود اعتمادی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ماریہ مونٹیسوری (1967) نے ابتدائی بچپن کو زبان اور حسی نشوونما کے لیے ایک حساس دور کے طور پر تسلیم کیا لیکن سخت تعلیمی دباؤ کو مسترد کر دیا۔ اس نے ایک مربوط لیکن بچوں پر مرکوز سیکھنے کے ماحول کی وکالت کی۔

معالجہ اطفال (پیڈیاٹرک) کے عصری تناظر

امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس (2016) اس بات پر زور دیتا ہے کہ صحت مند دماغی نشوونما کے لیے کھیلنا ضروری ہے۔ ضرورت سے زیادہ تعلیمی مطالبات تناؤ، اضطراب، اور اندرونی محرک کو کم کر سکتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم پر تجرباتی ثبوت

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNALOFAPPLIEDLINGUISTICSANDTESOL
Vol.9.No.1.2026

ابتدائی رسمی تعلیم کا پلے بیسڈ (کھیل کی بنیاد پر) ماڈلز کے ساتھ موازنہ کرنے والی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی تعلیم کے ساتھ قلیل مدتی تعلیمی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، طویل مدتی نتائج اکثر برابر ہوتے ہیں اور کھیل پر پر مبنی ماڈلز بہتر سماجی-جذباتی نتائج پیدا کرتے ہیں۔ (AAP،2016)

المختصر، یہ نظریات اس خیال پر متفق ہیں کہ رسمی تعلیم کو بہت جلد شروع کرنا فطری علمی اور جذباتی نشوونما کو روک سکتا ہے۔

اسکول میں داخلے کی صحیح عمر اور عالمی طرز عمل

دنیا بھر کے ممالک اسکول شروع کرنے کی مختلف عمروں کو اپناتے ہیں:

فن لینڈ، جو کہ بہترین تعلیمی نظاموں میں سے ایک کے لیے جانا جاتا ہے، وہاں 7 سال کی عمر میں باقاعدہ اسکولنگ شروع کی جاتی ہے۔ ابتدائی سال کھیل پر مبنی سیکھنے، سماجی مہارتوں، اور جذباتی نشوونما پر مرکوز ہوتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ عام طور پر پہلے اسکول شروع کرتے ہیں (عمر 4-5)۔ لیکن حالیہ مباحثوں نے سوال اٹھایا ہے کہ آیا ابتدائی تعلیمی دباؤ نتائج کو بہتر بناتا ہے یا دماغی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے (ڈیوڈ، 2013)۔

ابتدائی بمقابلہ تاخیر آغازِ اسکول

تحقیق اس خیال کی تائید کرتی ہے کہ اسکول میں تاخیر سے داخلہ اہم فوائد پیش کر سکتا ہے :

اسٹین فورڈ یونیورسٹی کے ایک مطالعے سے پتا چلا ہے کہ جن بچوں نے 6 یا 7 سال کی عمر میں اسکول شروع کیا ان میں ان ساتھیوں کے مقابلے میں بہتر خود ضابطہ، جذباتی کنٹرول اور تعلیمی کارکردگی دکھائی گئی جنہوں نے پہلے شروع کیا (تھامس ایس ڈی، ہانس ہرنیک، 2015)۔

او ای سی ڈی (2012) کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ بعد میں اسکول کی ابتدائی عمریں، اعلیٰ معیار کی ابتدائی بچپن کی تعلیم کے ساتھ جوڑ کر، طویل مدتی تعلیمی اور نفسیاتی نتائج کا باعث بنتی ہیں۔

تاہم، یہ بھی نوٹ کیا گیا ہے کہ سماجی اقتصادی عوامل، گھریلو ماحول، اور والدین کی شمولیت کامیابی کو صرف شروع ہونے والی عمر سے زیادہ متاثر کرتی ہے۔ ترقی کے مراحل پر مبنی اسلامی ماڈل (جیسا کہ اوپر کے مباحث میں زیر بحث آیا ہے)، جدید تعلیمی نفسیات کے ساتھ ہم آہنگ ہے، رسمی ہدایات کے تحت ابتدائی کھیل اور اخلاقی ترقی کے حق میں ہے۔ دونوں روایات باقاعدہ تعلیم کے آغاز کے کلیدی معیار کے طور پر عمر کے بجائے تیاری پر زور دیتی ہیں۔

تقابلی تجزیہ

اسلامی تعلیمات اور جدید نفسیات کی ہم آہنگی

اسلامی فکر اور جدید نفسیات دونوں ہی رسمی تعلیم کے لیے مناسب عمر کے تعین کے لیے تیاری کو مرکزی حیثیت دیتے ہیں۔ جبکہ اسلامی ماڈل (جو پیغمبرانہ تعلیم اور اسلامی اسکالرز کی آراء سے ماخوذ ہے) 6-7 سال کے لگ بھگ رسمی طور پر سیکھنے کا آغاز کرنے کی تجویز کرتا ہے، جدید تعلیمی نفسیات بھی ابتدائی تعلیمی دباؤ کے خلاف احتیاط کرتی ہے اور اس ٹائم فریم کی حمایت کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ کہ سات سال کی عمر میں نماز کی باقاعدہ تربیت شروع کرنے کا حکم دیتی ہے، علمی اور اخلاقی تیاری پر دلالت کرتی ہے (سنن ابو داؤد)۔

اسی طرح جین پائی جیٹ، کا نظریہ اس عمر کو ٹھوس آپریشنل سوچ کے آغاز کے طور پر تسلیم کرتا ہے، جو رسمی تعلیمی سیکھنے کے لیے ضروری ہے (جین پائی جیٹ، 1952)۔

تاہم، اسلامی ماڈل زیادہ جامع ہے۔ یہ نہ صرف ذہنی تیاری پر توجہ دیتا ہے بلکہ اس میں روحانی، اخلاقی اور سماجی ترقی کو تعلیم کے لیے لازمی شرط کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ یہ

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

بہت سے جدید نظاموں سے مختلف ہے، جو اکثر قابلِ پیمائش تعلیمی نتائج اور علمی صلاحیت پر زور دیتے ہیں۔

اسلام بتدریج ترقی کے ماڈل کو فروغ دیتا ہے:

الف۔ 6-0 محبت، دیکھ بھال، اور بنیادی اخلاقی رہنمائی۔ سال سے
ب۔14-7 سال سے منظم تربیت اور نظم وضبط۔
ج۔14 کے بعد سے احتساب اور آزادی۔

یہ تین مرحلہ ماڈل رسمی تعلیم کے ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال، پرائمری تعلیم، اور نوعمری کی نشوونما پر زور دیتا ہے، حالانکہ اسلام اخلاقی اور روحانی پختگی کو لازمی اجزاء کے طور پر شامل کرتا ہے۔

مضمرات

پاکستان اور دیگر مسلم ممالک میں، اسکولوں میں داخلے عموماً 3.5 سے 5 سال کی عمر میں شروع ہوتے ہیں، جو ترقیاتی تحقیق یا اسلامی رہنمائی سے زیادہ سماجی دباؤ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ یہ غلط ترتیب کا باعث بن سکتا ہے، مثلاً؛ بچوں میں جذباتی خلفشار، اخلاقی اور روحانی شناخت میں بنیادی کمزوریاں اور وقت سے پہلے تعلیمی سختی کی وجہ سے تخلیقی صلاحیتوں کا نقصان۔ تاہم اسلامی اور نفسیاتی دونوں نقطہ نظر سے جڑی اصلاح اس پر زور دیتی ہے کہ ابتدائی بچپن (چھ سات سال) کی عمر تک کھیل پر مبنی پروگرام، کردار سازی کے ساتھ رسمی تعلیم کا بتدریج تعارف اور ابتدائی سالوں میں والدین کا مضبوط کردار اور ایمان پر مبنی پرورش پر زیادہ توجہ رہنی چاہیے۔

نتیجہ اور حتمی سفارشات

نتیجہ:

جس عمر میں بچوں کو باضابطہ تعلیم شروع کرنی چاہیے وہ اس وقت عالمی بحث کا موضوع ہے۔ اسلامی تعلیمات، باقاعدہ منظم تعلیم اور اخلاقی تربیت کی شروعات کے لیے سات سال کی عمر کی طرف راہ نمائی کرتی ہیں، جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس عمر سے شروع ہونے والی نماز کے لیے بچوں کی تربیت کے بارے میں دی جانے والی ہدایات میں واضح ہے (سنن ابو داؤد)، جو دراصل علمی طرز عمل اور روحانی تعلیم کے لیے تیاری کی تجویز ہے۔ اور اسی طرح عصری ترقیاتی نفسیات بھی اس پوزیشن کی حمایت کرتی ہے، خاص طور پر جین پائی جیٹ، ایرک ایرکسن، اور دیگر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ چھ سال سے کم عمر کے بچے جذباتی اور سماجی تلاش کے مرحلے میں ہوتے ہیں، اور ابھی تک سخت تعلیمی دباؤ کے لیے موزوں نہیں ہوتے۔ بچوں کی بہت جلد عمر میں اسکولنگ، خاص طور پر پریشانی، تناؤ اور سیکھنے سے نفرت کا باعث بن سکتی ہے۔

اس مطالعہ کے مطابق اسلامی روایات اور جدید تعلیمی تحقیق کے درمیان ہم آہنگی پائی جاتی ہے، دونوں ہی بچوں پر مرکوز، ترقی کے لحاظ سے مناسب، اور اخلاقی طور پر تعلیم کے لیے مربوط نقطہ نظر کی وکالت کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ اسلامی تعلیمی فلسفہ اور عصری ترقیاتی تحقیق کے درمیان کافی ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔ دونوں روایات بتدریج ترقی، علمی سختی سے پہلے اخلاقی تشکیل، ترقیاتی تیاری کی پہچان اور قبل از وقت رسم سازی سے گریز پر زور دیتی ہیں۔ سات سال کی عمر کے ارد گرد رسمی تعلیم تدریسی اور عام طور پر دونوں فریم ورک کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ اس طرح، مسلم تعلیمی نظاموں کو ترقی کے لحاظ سے منسلک، روحانی بنیادوں پر مبنی ماڈل اپنانا چاہیے جو فکری نشوونما کو یقینی بناتے ہوئے بچپن کو محفوظ رکھے۔

سفارشات

محولہ بالا نتائج کی بنیاد پر پالیسی سازی اور عمومی عمل درآمد کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں؛

1- حکومتوں اور تعلیمی منصوبہ سازوں کو چاہیے کہ وہ اسلامی ترقی کے ماڈلز اور تحقیق پر مبنی نفسیات دونوں کو یکجا کرتے ہوئے اسکول کی ابتدائی عمروں کا از سر نو جائزہ لیں۔

2- مسلم ممالک میں تعلیم کی وزارتوں کو چاہیے کہ وہ باضابطہ تعلیمی اسکولنگ کو چھ یا سات سال کی عمر تک موخر کریں، پری اسکول کو کھیل اور اقدار پر مبنی ماحول کے طور پر فروغ دیں۔

3- باقاعدہ تعلیمی مشقتوں سے پہلے اخلاقی، روحانی اور جذباتی تیاری پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے نصاب کو دوبارہ ڈیزائن کیا جانا چاہیے۔ اور ابتدائی بچپن کے نصاب میں اخلاقی، سماجی، اور روحانی اجزاء شامل ہونا چاہیے، نہ کہ صرف رسمی علمی مشقیں۔

4- تربیت سے پہلے کے تعلیمی سالوں کی اہمیت کو سمجھنے میں والدین کی مدد کے لیے آگاہی مہم چلائی جانی چاہیے، جس میں پرورش، تربیہ، اور جذباتی نشوونما پر توجہ دی جائے۔

5- اساتذہ کی تربیت میں جدید ترقیاتی، تعلیمی و تربیتی نظریات کے ساتھ اسلامی تعلیمات کا علم بھی شامل ہونا چاہیے۔

حوالہ جات

القرآن، سورۃ العلق (1 -5)۔

The Quran, Surah Al-Alaq (1 -5).

ابن ماجہ، سنن، کتاب السنۃ، حدیث نمبر: 224

Ibn Majah, Sunan, Kitab Al-Sunnah, Hadith No. 224

ابو نعیم اصفہانی، حلیۃ الاولیاء، جلد 1۔ 1-6، صفحہ. 97

Abu Na'im Isfahani, Hilyat al-Awliya, Vol. 1. 1-6, pp. 97

ابو داؤد، سنن ابی داؤد، حدیث نمبر. 495

Abu Dawud, Sunan Abi Dawud, Hadith No. 495

ابن خلدون، مقدمہ، (مترجمہ مولانا راغب رحمانی) نفیس اکیڈمی، کراچی، 2001ء۔

Ibn Khaldun, Muqaddamah, (translated by Maulana Raghib Rahmani) Nafees Academy, Karachi, 2001.

الغزالی، احیاء العلوم الدین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1998

Al-Ghazali, Ihya' al-Uloom al-Din, Dar al-Kutb al-Ilmiyah, Beroot, 1998

ایرکسن، ایرک ایچ۔ چائلڈ اینڈ سوسائٹی (بچپن اور معاشرہ)۔ نیویارک: ڈبلیو، ڈبلیو نورٹن اینڈ کمپنی، 1950۔

Erikson, Erik H. Child and Society. New York: DeBoder, DeBoder, Norton Ed. Com., 1950.

امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس۔ (2016)۔ صحت مند بچوں کی نشوونما کو فروغ دینے میں کھیل کی اہمیت۔ اطفال، 138(3)e20162591۔

American Academy of Pediatrics. (2016). The Importance of Play in Promoting Healthy Child Development. Pediatrics, 138(3), e20162591.

او ای سی ڈی پبلشنگ۔ اسٹرانگ اسٹارٹنگ-3 (مضبوط شروعات۔ 3)۔ ابتدائی بچپن کی تعلیم اور دیکھ بھال کے لیے ایک کوالٹی ٹول باکس۔ پیرس، او ای سی ڈی پبلشنگ، 2012

OECD Publishing. Strong Starting-3. Early Childhood Learning: A Quality Toolbox for Care. Press, OECD Publishing, 2012

پائی جیٹ، جین۔ دی اوریجن آف انٹیلیجنس ان چلڈرن۔ (بچوں میں ذہانت کی ابتدا) ، نیویارک، انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس، 1952۔

Piaget, Jean. The Origin of Intelligence in Children. New York, International Union Press, 1952.

مونٹیسوری، ایم، ڈاکٹر (1967)۔ جاذب ذہن۔ ہولٹ، رائن ہارٹ اور ونسٹن۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

Montessori, M. Dr. (1967). The Absorbent Mind. Holt, Rinehart, & Winston.

مکدیسی، جارج۔ دی رائز آف کالجز (کالجوں کا عروج): اسلام اور مغرب میں تعلیم کے ادارے۔ ایڈنبرا، ایڈنبرا یونیورسٹی پریس، 1981۔

Makdisi, George. The Rise of Colleges: Institutions of Learning in Islam and the West. Edinburgh, Edinburgh University Press, 1981.

وائی گوٹسکی، ایل ایس۔ مائنڈ ان سوسائٹی: دی ڈیولپمنٹ آف ہائر سائیکولوجیکل پروسیسز۔ کمبرج، لندن: ہارورڈ یونیورسٹی پریس، 1978۔

Vygotsky, L. S. Mind in Society: The Development of Higher Cognitive Processes. Cambridge, London: Harvard University Press, 1978.

وائٹ بریڈ، ڈیوڈ۔ اسکول شروع کرنے کی عمر: ثبوت۔ کمبرج یونوہرسٹی، 2013۔

Whitbread, David. The Age of Starting School: The Evidence. Cambridge University Press, 2013.

تھامس ایس ڈی اور ہینس ہنرک سیورٹسن۔ وقت کا تحفہ؟ اسکول کی ابتدائی عمر اور دماغی صحت"، نیشنل بیورو آف اکنامک ریسرچ، 2015

Thomas, S. D. and Hans-Henrik Sievertsen. The Gift of Time? Early School Age and Mental Health", National Bureau of Economic Research, 2015